احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 28 مئی 2002ء 15 ربیع الاول 1423 ہجری - 28 ہجرت 1381 ھش جلد 52-87 نمبر 117

خاص مددگار

حضرت محی الدین ابن عربی تحریر فرماتے ہیں:

امام مہدی کے وزراء سب عجمی ہوں گے- ان میں سے کوئی عربی نہ ہوگا لیکن وہ عربی میں کلام کرتے ہوں گے ان میں سے ایک حافظ قرآن ہوگا جو ان کی جنس سے نہیں ہوگا کیونکہ اس نے کبھی خدا کی نافرمانی نہیں کی ہوگی وہی اس موعود کا وزیر خاص اور بہترین امین ہوگا-

(فتوحات مکیه جلد3 ص328 دار صادر - بیروت)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس جگہ میں اس بات کے اظہار اور اس کے شکر ادا کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا- میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں- نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں- سب سے پہلے میں اپنے ایک روحانی بھائی کا ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام ان کے نور اخلاص کی طرح نور دین ہے- میں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلاء کلمہ (دین حق) کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں-

ان کے دل میں جو تائید دین کے لئے جوش بھرا ہے اس کے تصور سے قدرت الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے کہ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے- وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسباب و مقدرت کے ساتھ جو ان کو میسر ہیں ہر وقت اللہ رسول کی اطاعت کے لئے مستعد کھڑے ہیں- اور میں تجربہ سے نہ صرف حسن ظن سے یہ علم صحیح واقعی رکھتا ہوں کہ انہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت تک دریغ نہیں- اور اگر میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے (-)

مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور ان کی غمخواری اور جانثاری جیسے ان کے قال سے ظاہر ہے اس سے بڑھ کر ان کے حال سے ان کی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا ہے- اور وہ محبت اور اخلاص کے جذبہ کاملہ سے چاہتے ہیں کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اسی راہ میں فدا کر دیں- ان کی روح محبت کے جوش اور مستی سے ان کی طاقت سے زیادہ قدم بڑھانے کی تعلیم دے رہی ہے اور ہر دم اور ہر آن خدمت میں لگے ہوئے ہیں-

(فتح اسلام - روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 35 -37)

حبی فی اللہ مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی - مولوی صاحب ممدوح کا حال کسی قدر رسالہ 'فتح اسلام' میں لکھ آیا ہوں لیکن ان کی تازہ ہمدردیوں نے پھر مجھے اس وقت ذکر کرنے کا موقع دیا ہے- ان کے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہے میں کوئی ایسی نظیر نہیں دیکھتا جو اس کے مقابل پر بیان کر سکوں- میں نے ان کو طبعی طور پر اور نہایت انشراح صدر سے دینی خدمتوں میں جان نثار پایا- اگرچہ ان کی روزمرہ زندگی اسی راہ میں وقف ہے کہ وہ ہر یک پہلو سے (-) سچے خادم ہیں مگر سلسلہ کے ناصرین میں سے وہ اول درجہ کے نکلے- مولوی صاحب موصوف اگرچہ اپنی فیاضی کی وجہ سے اس مصرعہ کے مصداق ہیں کہ قرار در کف آزادگاں نہ گیرد مال' لیکن پھر بھی انہوں نے بارہ سو روپیہ نقد متفرق حاجتوں کے وقت اس سلسلہ کی تائید میں دیا- اور اب بیس روپے ماہواری دینا اپنے نفس پر واجب کر دیا ہے اور ان کے سوا اور بھی ان کی مالی خدمات ہیں جو طرح طرح کے رنگوں میں ان کا سلسلہ جاری ہے-

میں یقیناً دیکھتا ہوں کہ جب تک وہ نسبت پیدا نہ ہو جو محبّ کو اپنے محبوب سے ہوتی ہے تب تک ایسا انشراح صدر کسی میں پیدا نہیں ہو سکتا- ان کو خدا تعالیٰ نے اپنے قوی ہاتھ سے اپنی طرف کھینچ لیا ہے اور طاقت بالا نے خارق عادت اثر ان پر کیا ہے- انہوں نے ایسے وقت میں بلا تردد مجھے قبول کیا کہ جب ہر طرف سے تکفیر کی صدائیں بلند ہونے کو تھیں اور بہتیروں نے باوجود بیعت کے عہد بیعت فسخ کر دیا تھا اور بہتیرے سست اور متذبذب ہو گئے تھے- تب سب سے پہلے مولوی صاحب ممدوح کا ہی خط اس عاجز کے اس دعویٰ کی تصدیق میں کہ میں ہی مسیح موعود ہوں قادیان میں میرے پاس پہنچا (-) مولوی صاحب نے وہ صدق قدم دکھلایا جو مولوی صاحب کی عظمت ایمان پر ایک محکم دلیل ہے- دل میں ازبس آرزو ہے کہ اور لوگ بھی مولوی صاحب کے نمونہ پر چلیں- مولوی صاحب پہلے راستبازوں کا ایک نمونہ ہیں-

(ازالہ اوہام - روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 520 - 522)

تحریک وقف زندگی اور داخلہ جامعہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:-

''میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں- ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کیلئے پیش کیا جائے- مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں- سو ہوں تو بہتر ہے-''

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:-

''جس تعداد میں جامعہ احمدیہ میں نوجوان داخل ہوتے ہیں اور باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ضروریات کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے-''

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''آئندہ سو سالوں میں دین حق نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کیلئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں- ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہوں- ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں-''

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کیلئے مشاورت 1961ء کا فیصلہ ہے کہ ''ہر ضلع کی جماعت 250 چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے-''

امرائے اضلاع و صدر صاحبان/مربیان و معلمین سلسلہ سے درخواست ہے کہ اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ ذہین، ہونہار اور خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلص طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوانے کی کوشش فرمائیں- اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں زیادہ

باقی صفحہ 7 پر

ہومیو پیتھک علاج میں سہولت

طاہر ہومیو پیتھک ہسپتال اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں مکرم ڈاکٹر وقار منظور بسرا صاحب سے علاج کروانے کے سلسلہ میں مریض اپنی باری کیلئے آنے سے ایک ہفتہ قبل خود تشریف لا کر یا فون نمبر 213898 پر روزانہ صبح 9:30 تا دوپہر 1:30 بجے (جمعۃ المبارک کے علاوہ) رابطہ کر کے وقت لے سکتے ہیں-

جماعت احمدیہ تنزانیہ کا 33واں جلسہ سالانہ

رپورٹ: مبارک محمود صاحب مربی سلسلہ۔ تنزانیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کا 33واں جلسہ سالانہ مورخہ 28,29,30 ستمبر 2001ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار بہت ہی کامیابی کے ساتھ دارالسلام میں منعقد ہوا جس سے جماعت احمدیہ تنزانیہ میں ایک نئے سنگ میل کی بنیاد ڈالی گئی۔

جلسہ کی تیاری

اس مرتبہ جلسہ سے تین ماہ قبل ہی ساری ڈیوٹیاں تقسیم کر دی گئی تھیں۔ مکرم محمد سعید منودو صاحب افسر جلسہ سالانہ نے بار بار میٹنگز کر کے اور مکرم مظفر احمد درانی صاحب امیر و مربی انچارج کی راہنمائی میں جلسہ کے انتظامات کو مکمل کیا۔ یہ جلسہ شہر کے وسط میں واقع ایک بہت بڑے پارک نازی موجا (Mnaze Mmoja) میں منعقد ہوا۔ اس جگہ جلسہ کرنے کیلئے اجازت کے سلسلے میں کئی بار افسران سے رابطہ کرنا پڑا۔ صوبائی گورنر کی وساطت سے ایک ماہ قبل اس پارک میں جلسہ کرنے کی اجازت مل گئی۔ باقی انتظامات میں سب سے مشکل کام کثیر تعداد میں شامیانے مہیا کرنا تھا۔ پورے ملک میں کسی بھی کمپنی کے پاس اتنی بڑی تعداد میں شامیانے مہیا نہیں تھے۔ بالآخر دو کمپنیوں سے شامیانے کرائے پر لئے گئے۔

مہمانوں کی آمد

جلسہ سالانہ کے لئے مہمان ایک ہفتہ قبل ہی دارالسلام پہنچنا شروع ہو گئے تھے جن کا قیام بیت السلام میں تھا۔ بعض افراد تین چار دن کا یکطرفہ سفر کر کے دارالسلام پہنچے۔ مہمانوں کی آمد کے ساتھ ہی وسیع لنگر خانہ کا بھی کام شروع ہو گیا تھا جو کہ جلسہ کے ایک ہفتہ بعد بھی جاری رہا۔ جماعتی روایات کے مطابق ہزاروں افراد کو اس لنگر خانہ سے بروقت اور وافر مقدار میں کھانا مہیا کیا جاتا رہا۔ جلسہ کے لئے احباب جماعت سپیشل ٹرینوں، بسوں، گاڑیوں اور ٹرکوں کے ذریعہ دارالسلام پہنچے۔ بعض صوبوں سے پہلے احباب جماعت صوبے کے مختلف گاؤں سے صوبائی ہیڈ کوارٹر پہنچے پھر وہاں سے سب اکٹھے قافلہ کی صورت میں دارالسلام روانہ ہوئے۔ صوبائی ہیڈ کوارٹرز میں بھی احباب کیلئے لنگر کا انتظام کیا گیا تھا۔

جلسہ گاہ

نازی موجا (Mnazi Mmoja) پارک میں شامیانے لگا کر جلسہ گاہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہاں چونکہ پردہ کا انتظام کرنے کے لئے قناتیں نہیں ملتیں اس لئے مستورات کے لئے علیحدہ جلسہ گاہ تیار کی گئی تھی جہاں چادریں لگا کر پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

اس سال جلسہ گاہ کے سٹیج پر کارپٹ بچھایا گیا۔ اسی طرح جلسہ گاہ میں پانی مہیا کرنے اور وضو کرنے کے لئے عارضی طور پر پانی کے نل لگائے گئے۔ اس سال ایک پاورفل Sound System جماعت نے جلسہ سالانہ کے لئے خریدا ہے جو بہت ہی کامیاب رہا اور اب مستقبل میں بھی کام آئے گا۔ اس سسٹم سے جلسہ گاہ کے چاروں طرف ایک میل تک بالکل صاف آواز سنائی دے رہی تھی۔

علمی و ورزشی مقابلہ جات

حسب پروگرام جمعہ کا دن تو ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے لئے وقف تھا جس میں بہت سے ورزشی اور علمی مقابلہ جات ہوئے۔

افتتاحی اجلاس

مورخہ 29 ستمبر بروز ہفتہ صبح 9 بجے تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس کے صدر مکرم امیر عبید کالوٹا صاحب نائب امیر تھے اور انڈین ہائی کمشنر مہمان خصوصی تھے۔

پہلے اجلاس میں چار تقاریر ہوئیں۔ مکرم یوسف عثمان کمباڈلایا مربی سلسلہ ڈوڈومہ (Dodoma) نے ''ہستی باری تعالیٰ''، مکرم عبدالرحمان عامے صاحب جنرل سیکرٹری نے ''رحمۃ للعالمین'' مکرم علی سعید موسیٰ نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ نے ''دین کا اقتصادی اور معاشی نظام'' اور مکرم عبدالرحمان خان صاحب مربی سلسلہ موروگورو نے ''نماز اور اس کی اہمیت'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔ دوپہر ایک بجے نماز ظہر و عصر کے بعد کھانے کا وقفہ تھا۔

دوسرا اجلاس

دوپہر 3 بجے پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی بھی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم محمد سعید منودو صاحب نے فرمائی۔ اس اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں۔ مکرم رمضان فاضل صاحب نیشنل سیکرٹری مال نے ''انفاق فی سبیل اللہ'' اور مکرم عبداللہ مبانگا صاحب نے ''وفات مسیح'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس اجلاس میں ایک اہم پروگرام نومبایعین کا بھی تھا جس میں انہوں نے قبول احمدیت کے واقعات پیش کئے۔ اور آخر پر مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

دوسرے دن کا پہلا اجلاس صبح 9 بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ اس اجلاس کے صدر مکرم علی سعید موسیٰ نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ تھے۔ اس اجلاس میں مہمان خصوصی آنریبل ڈاکٹر علی محمد شین نائب صدر مملکت تنزانیہ تھے۔ یہ تنزانیہ کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ نائب صدر مملکت تنزانیہ نے جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں شرکت کی۔ جب کہ اس سے قبل جلسوں میں وزراء اور ممبران پارلیمنٹ ہی شریک ہوا کرتے تھے۔ نائب صدر مملکت کے ساتھ صوبائی گورنر، ڈسٹرکٹ کمشنز اور بہت سے پولیس اور سول افسران نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مظفر احمد درانی امیر و مربی انچارج تنزانیہ نے مہمان خصوصی کے لئے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ جس میں انہوں نے جماعت کا تعارف، مختصر تاریخ اور اس کی خدمات اور ترقیات کا ذکر کیا۔ مکرم امیر صاحب نے فرمایا:۔

''مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ صرف جماعت احمدیہ ہی دنیا میں ایک ایسی جماعت ہے جو صحیح اور حقیقی دین کی تعلیم دیتی ہے اور اسے پوری دنیا میں پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ تنزانیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے کبھی سیاست میں حصہ نہیں لیا۔ ہمیشہ خدا اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرنے والی ہے''۔

اس کے بعد نائب صدر مملکت تنزانیہ مکرم علی محمد شین صاحب نے خطاب فرمایا۔ جس میں انہوں نے جماعت کی خدمات کی بہت تعریف کی۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے گورنمنٹ تنزانیہ کی طرف سے اعتراف ہے کہ جماعت احمدیہ نے جو خدمات آزادی، امن قائم کرنے اور بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کیلئے کی ہیں وہ بہت ہی اہم اور گرانقدر ہیں اور دوسری جماعتوں کو بھی چاہئے کہ وہ اس جماعت یعنی جماعت احمدیہ کی تقلید کریں اور اس کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں اور اس جیسی صفات اپنے اندر پیدا کریں۔ اور میں گورنمنٹ کی طرف سے جماعت احمدیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کام میں گورنمنٹ ان کے ساتھ ہے اور ہر ممکن تعاون کرے گی۔ جماعت احمدیہ کو اپنے اعتقاد اور ایمان کو پھیلانے کی مکمل آزادی ہے''۔ مکرم نائب صدر مملکت نے احباب جماعت کے اعلیٰ نمونہ اور حسن تربیت کو بھی بہت خراج تحسین پیش کیا۔

مکرم نائب صدر مملکت کی تقریر کے بعد ان کا ایک بار پھر جلسہ میں شرکت کرنے پر شکریہ ادا کیا گیا اور ساتھ ہی مکرم مظفر احمد درانی امیر و مربی انچارج صاحب نے انہیں قرآن کریم اور دعوۃ الامیر (سواحیلی ترجمہ کے ساتھ) اور حضور ایدہ اللہ کی کتاب "Revelation Rationality....." مختصر تعارف کے ساتھ تحفۃً پیش کیں۔ جنہیں نائب صدر مملکت نے بہت خوشی سے قبول کیا۔

اس اجلاس میں اس کے علاوہ چار تقاریر اور بھی تھیں۔ مکرم شیخ صالح مبارک صاحب نے مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق مربی مشرقی افریقہ کی خدمات کے بارہ میں اظہار خیال کیا، مکرم معلم حسن مروپے صاحب آف سونگیا نے ''جلسہ سالانہ جرمنی کے تاثرات''، مکرم معلم ماجد سوری صاحب نے ''دعوت الی اللہ کے گر'' اور مکرم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ ارنگا نے 'برکات خلافت' پر اپنے خیالات پیش کئے۔

دوسرا اجلاس

شام 3 بجے دوسرے دن کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ اس اجلاس کے صدر مکرم مظفر احمد درانی صاحب امیر و مشنری انچارج تنزانیہ تھے۔ اس موقعہ پر دو تقاریر ہوئی، پہلی تقریر مکرم شیخ بکری عبید کالوٹا صاحب مربی سلسلہ عروشہ نے ''مسیح کی آمد ثانی'' کے موضوع پر کی اور دوسری تقریر محمد خمسین مبیر و صاحب نے ''جماعت احمدیہ کی ترقیات'' کے موضوع پر پیش کی۔ تقاریر کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس کے بعد مکرم مظفر احمد درانی امیر و مربی انچارج صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے قرآن کریم اور احادیث کی رو سے صداقت حضرت مسیح موعود ثابت کی اور بالآخر دعا کے ساتھ یہ ایمان افروز اور اپنی نیک یادیں چھوڑ جانے والا جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ جلسہ کے ایام میں روزانہ باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس قرآن دیا جاتا رہا۔

حاضری

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ تنزانیہ بھی دن بدن ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔ گزشتہ سال سے دوگنی حاضری ہوئی اس سال 10 ہزار سے زائد حاضری تھی۔ ان میں سے نصف سے زائد تقریباً ساڑھے پانچ ہزار غیر از جماعت شامل تھے جو کہ ایک ریکارڈ حاضری ہے۔ علاوہ ازیں 500 نومبایعین نے جلسہ میں شمولیت کی۔

بک سٹال

خاکسار مبارک محمود مربی سلسلہ ٹانگا کے ذمہ بکسٹال کی نگرانی تھی۔ جلسہ گاہ کے پارک میں مین گیٹ کے پاس ایک علیحدہ شامیانہ لگا کر وہاں کتب کی نمائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ بک سٹال پر جماعت کا سواحیلی اور انگلش لٹریچر مہیا کیا گیا۔ اس کے علاوہ جماعت کے اخبار ماپینزی یا مونگو (Mapenzi Ya Mungu) کا خاص ایڈیشن بھی میسر تھا۔ جلسہ کے دنوں میں کتب کی ریکارڈ سیل ہوئی۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پانچ سو شلنگ کی کتب فروخت ہوئیں۔

ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں کوریج

اس سال جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ سے قبل ہی ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات نے خبریں شائع

(باقی صفحہ 7 پر)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو حق رفاقت ادا کیا اس کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی

خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے محاسن اور عالی مقام

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی پاکیزہ اور پر شوکت تحریرات کی روشنی میں

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت

خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق

حکیم الملت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ''حجۃ اللہ البالغہ'' باب مقامات واحوال میں تحریر فرمایا ہے کہ صدیق سب سے پہلے نبی پر ایمان لاتا ہے اور کسی معجزہ کا طلبگار نہیں ہوتا۔ حضرت امام فخر الدین رازی اور حضرت علامہ جلال الدین سیوطی نے سورہ نساء کی تفسیر کے دوران اسی کے مماثل اپنا موقف بیان فرمایا ہے بالکل یہی نظریہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے پیش کیا اور اسی بناء پر فرمایا:۔

''حضرت ابوبکر اپنی تجارت پر گئے ہوئے تھے اور جب سفر سے واپس آئے تو ابھی مکہ میں نہیں پہنچے تھے کہ راستہ میں کوئی ایک شخص آپ کو ملا اور اس سے مکہ کے حالات پوچھے اس نے کہا کہ اور تو کوئی تازہ خبر نہیں سب سے بڑھ کر تازہ خبر یہی ہے کہ تمہارے دوست نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ سن کر کہا کہ اگر اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو وہ سچا ہے............ دیکھو حضرت ابوبکر نے کوئی نشان نہیں مانگا یہی وجہ تھی کہ آپ کا نام صدیق ہوا''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 16)

محاسن صدیق اکبر

حضرت اقدس کے ملفوظات جو حق و معرفت سے لبریز ہیں رفیق غار حضرت صدیق اکبر کے محاسن وفضائل سے بھرے پڑے ہیں۔ بطور نمونہ چند منتخب اقتباسات ہدیہ قارئین ہیں:۔

''صحابہ کی حالت دیکھو جب امتحان کا وقت آیا تو جو کچھ کسی کے پاس تھا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا حضرت ابوبکر صدیق سب سے اول کمبل پہن کر آ گئے پھر اس کمبل کی جزا بھی اللہ تعالیٰ نے کیا دی کہ سب سے اول خلیفہ وہی ہوئے'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 137)

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نمونہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس زمانہ پر غور کرو کہ جب دشمن قریش ہر طرف سے شرارت پر تلے ہوئے تھے اور انہوں نے آپ کے قتل کا منصوبہ کیا۔ وہ زمانہ بڑا ابتلا کا زمانہ تھا۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے **جو حق رفاقت ادا کیا اس کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی**''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 248)

''ایک دفعہ ایک شخص نے ابوبکرؓ کو پیغمبر جان کر ان سے مصافحہ کیا اور تعظیم وتکریم کرنے لگا آخر ابوبکر اٹھ کر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پنکھا جھلنے لگ گئے اور اپنے قول سے نہیں بلکہ فعل سے بتلا دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہیں **میں تو خادم ہوں**''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 619)

''ایک دفعہ جب راہ خدا میں مال دینے کا حکم ہوا تو گھر کا کل اثاثہ لے آئے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ گھر میں کیا چھوڑ آئے تو فرمایا کہ خدا اور رسول کو گھر چھوڑ آیا ہوں''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 27)

''میں سچ کہتا ہوں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام کے آدم ثانی ہیں میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلمؐ کے بعد ابوبکر کا وجود نہ ہوتا تو اسلام بھی نہ ہوتا۔ ابوبکر کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اسلام کو دوبارہ قائم کیا۔ اپنی قوت ایمانی سے کل باغیوں کو سزا دی اور امن کو قائم کر دیا اسی طرح پر جیسے خدا تعالیٰ نے فرمایا اور وعدہ کیا تھا کہ میں سچے خلیفہ پر امن کو قائم کروں گا یہ پیشگوئی حضرت کی خلافت پر پوری ہوئی آسمان نے اور زمین نے عملی طور پر شہادت دے دی'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 252)

''عظیم الشان فتنہ کو انہوں نے ہی فرو کیا تھا ایسے وقت میں جن مشکلات کا سامنا حضرت ابوبکرؓ کو پڑا وہ حضرت عمرؓ کو ہرگز نہیں پڑا۔ پس **صدیق**ؓ نے رستہ صاف کر دیا اور پھر اس پر عمر نے فتوحات کا دروازہ کھولا''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 622)

تاریخی تحقیق

بالآخر یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ جناب سعید اکبر آبادی ایم اے فاضل دیوبند پروفیسر علی گڑھ کالج کی تحقیق کی رو سے وصال نبویؐ کے بعد سقیفہ بنی ساعدہ میں سیدنا حضرت ابوبکر کی اولین بیعت خلافت انصار ومہاجرین نے 27 مئی 632ء کو کی تھی (صدیق اکبرؓ صفحہ 86-87 ناشر ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور طبع اول جمادی الثانی 1410ھ)

مورخ اسلام علامہ محمد بن سعد نے ''طبقات ابن سعد'' میں آپ کی تاریخ وفات 22 جمادی الآخر 13ھ دی ہے (ترجمہ صفحہ 52 جلد سوم شائع کردہ نفیس اکیڈمی کراچی طبع دوم فروری 1977ء) اب اگر ادارہ تحقیقات اسلامی کی تقویم تاریخی کی روشنی میں ریسرچ کی جائے تو امیر المومنین حضرت صدیق اکبر کے وصال کی عیسوی تاریخ 24 راگست 634ء قرار پاتی ہے۔

خلیفہ اول عاشقان سربکف جانباز صادق یار غار
غار کے اندر بھی شمع رخ کے پروانوں میں ہیں
(حسن رہتاسی)

تاجدار ہفت کشور کے خلیفہ دومؓ

امیر المومنین ابوحفص حضرت عمر بن خطابؓ (آغاز خلافت اگست 634ء وفات یکم محرم 24 ہجری مطابق 7 نومبر 644ء بروایت طبری مطبوعہ بیروت جلد سوم صفحہ 13) کا قبول اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تضرع اور بکا کی آسمانی تلوار کا اعجازی نشان ہے۔

اس ضمن میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

''ابوجہل نے کوشش کی کہ کوئی ایسا شخص تلاش کیا جاوے جو رسول اللہ کو قتل کردے۔ اس وقت حضرت عمر بڑے بہادر اور دلیر مشہور تھے اور شوکت رکھتے تھے انہوں نے آپس میں مشورہ کر کے رسول اللہ کے قتل کا بیڑہ اٹھایا اور معاہدہ پر حضرت عمر اور ابوجہل کے دستخط ہو گئے اور قرار پایا کہ اگر عمر قتل کر آویں تو اس قدر روپیہ دیا جاوے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ عمر آنحضورؐ کو شہید کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ دوسرے وقت وہی عمر اسلام میں ہو کر خود شہید ہوتے ہیں...... غرض اس وقت یہ معاہدہ ہوا کہ میں قتل کرتا ہوں اس تحریر کے بعد آپ کی تلاش اور تجسس میں لگے۔ راتوں کو پھرتے تھے کہ کہیں تنہا مل جاویں تو قتل کر دوں۔ لوگوں سے دریافت کیا کہ آپ تنہا کہاں ہوتے ہیں۔ لوگوں نے کہا نصف رات گزرنے کے بعد خانہ کعبہ میں نماز پڑھا کرتے ہیں۔

حضرت عمر یہ سن کر بہت خوش ہوئے چنانچہ خانہ کعبہ میں آ کر چھپ رہے۔ جب تھوڑی دیر گزری تو جنگل سے لا الہ الا اللہ کی آوازیں آتی ہوئی معلوم ہوئیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی آواز تھی۔ اس آواز کو سن کر اور یہ معلوم کر کے کہ وہ ادھر ہی کو آ رہی ہے حضرت عمر بھی احتیاط کر کے چھپے اور یہ ارادہ کر لیا کہ جب وہ سجدہ میں جائیں تو تلوار مار کر سر مبارک تن سے جدا کر دوں گا۔ آپ نے آتے ہی نماز شروع کر دی پھر اس کے آگے کے واقعات خود حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ میں اس قدر رو رو کر دعائیں کیں کہ مجھ پر لرزہ پڑنے لگا یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی کہا سجد لک روحی وجنانی یعنی اے میرے مولیٰ میری روح اور میرے دل نے بھی تجھے سجدہ کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان دعاؤں کو سن کر **جگر پاش پاش ہوتا تھا**۔ آخر میرے ہاتھ سے ہیبت حق کی وجہ سے تلوار گر پڑی۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حالت سے سمجھ لیا کہ یہ سچا ہے اور ضرور کامیاب ہو جائے گا............ جب آپ نماز پڑھ کر نکلے میں پیچھے پیچھے ہولیا۔ پاؤں کی آہٹ جو آپ کو معلوم ہوئی۔ رات اندھیری تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ہے۔ میں نے کہا عمرؓ۔ آپ نے فرمایا نہ تو رات کو پیچھا چھوڑتا ہے اور نہ دن کو۔ اس وقت مجھے رسول اللہ کی روح کی خوشبو آئی اور میری روح نے محسوس کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بددعا کریں گے۔ میں نے عرض کیا یا حضرت بددعا نہ کریں۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ **وہ وقت اور وہ گھڑی میرے اسلام کی تھی۔ یہاں تک کہ خدا نے مجھے توفیق دی کہ میں مسلمان ہو گیا۔**

اب سوچو کہ اس تضرع اور بکا میں کیسی تلوار مخفی تھی کہ جس نے عمرؓ جیسے انسان کو جو قتل کے لئے معاہدہ کر کے آتا ہے اپنی ادا کا شہید کر لیا۔ اس توجہ اور زاری میں ایسی تلوار ہوتی ہے جو سیف وسنان سے بڑھ کر کام کرتی ہے''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 424-425)

مملکت قیصر و کسریٰ کی عظیم فتوحات

ایک بار حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی زبان مبارک سے عہد فاروقی کی عظیم الشان وسیع فتوحات کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

''یہ بھی ممکن ہے کہ بعض واقعات پیشگوئیوں کے

جن کا ایک دفعہ ظاہر ہونا امید رکھا گیا ہے وہ تدریجاً ظاہر ہوں یا کسی اور شخص کے واسطہ سے ظاہر ہوں جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ قیصر وکسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں آپ کے ہاتھ پر رکھی گئی ہیں۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے ظہور سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے تھے .... مگر چونکہ مقدر تھا کہ وہ کنجیاں حضرت عمر کو ملیں کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وجود ظلی طور پر گویا آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی تھا اس لئے عالم وحی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ قرار دیا گیا"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 477)

روضۂ رسولؐ میں تدفین کا
ابدی شرف

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ مرض الموت میں انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہلا بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں جو جگہ ہے وہ انہیں دی جاوے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ......وہ جگہ ان کو دے دی تو فرمایا مابقی لی ھم بعد ذالک یعنی اس کے بعد اب مجھے کوئی غم نہیں جب کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں مدفون ہوں"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 587)

حضرت عائشہؓ کا ایمان
افروز بیان

موطا امام مالک (باب ماجاء فی دفن المیت) میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان مذکور ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ تین چاند میرے حجرے میں آ گرے ہیں تو حضرت ابوبکر صدیق سے اپنے خواب کا ذکر کیا ان کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور ان کے حجرے میں دفن ہوئے تو حضرت ابوبکر نے ان سے کہا کہ تمہارے چاندوں میں سے ایک تو یہ ہیں اور یہ ان میں بہترین ہیں۔

راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد آپ کے دائیں طرف پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور پھر حضرت عمر فاروقؓ روضہ رسول میں دفن کئے گئے اس طرح حضرت عائشہ کی آسمانی خواب پوری آب وتاب کے ساتھ معرض وجود میں آ گئی جو خدائے قادر وتوانا کی محیر العقول تجلیات کا ایک دائمی اعجاز ہے۔

چھ گھنٹے کا معرکہ آرا خطاب

حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی کا چشم دید بیان

سیدنا حضرت مسیح موعود کے ایک خارق عادت لیکچر سے متعلق:۔

"آپ نے برابر چھ گھنٹے تقریر فرمائی......... اس سارے مضمون میں آپ نے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے محامد وفضائل اور اپنی غلامی اور کفش برداری کی نسبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جناب شیخین علیہم السلام کے فضائل بیان فرمائے اور فرمایا:۔

"میرے لئے یہ کافی ہے کہ میں ان لوگوں کا مداح اور خاک پا ہوں۔ جو جزئی فضیلت خدا تعالیٰ نے انہیں بخشی ہے وہ قیامت تک کوئی اور شخص نہیں پا سکتا۔ کب دوبارہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں پیدا ہوں اور پھر کسی کو ایسی خدمت کا موقع ملے جو جناب شیخین علیہما السلام کو ملا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 217)

خلیفہ دوم۔ کم سے کم اتنا تو دشمن پر بھی پوشیدہ نہیں
فاتحان قیصر و کسریٰ شتر بانوں میں ہیں
(حسن رہتاسی)

خلیفہ سوم حضرت عثمان غنیؓ

امیر المومنین ابو عبداللہ ذوالنورین حضرت عثمان بن عفانؓ قریشی اموی (آغاز خلافت 8 نومبر 644ء شہادت جون 656ء) کو فخر کائنات رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا مثالی اعزاز حاصل تھا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے 30 نومبر 1905ء کو دربار عام کے دوران فرمایا:۔

"حضرت عثمان کو تو میں حضرت سلیمان سے تشبیہ دیتا ہوں ان کو بھی عمارات کا بڑا شوق تھا"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 579)

مسجد نبوی کی تعمیر نو کا کارنامہ

قبل ازیں ایک اور موقع پر مزید بتلایا:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چند کھجوروں کی شاخیں تھیں اور اسی طرح چلی آئی پھر حضرت عثمان نے اس لئے کہ ان کو عمارات کا شوق تھا اپنے زمانہ میں اسے پختہ بنوایا۔ مجھے خیال آیا کرتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ اور حضرت عثمانؓ کا قافیہ خوب ملتا ہے شاید اسی مناسبت سے ان کو ان باتوں کا شوق تھا"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 93)

مبارک عہد خلافت

جہاں تک آپ کے مبارک عہد خلافت کا تعلق ہے حضرت اقدس نے ایک جامع فقرہ میں اس کا مکمل نقشہ کمال اعجازی شان کے ساتھ کھینچ دیا ہے فرمایا:۔

"حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک بیس سال کے اندر ہی اندر اسلامی سلطنت عالمگیر ہو گئی"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 114)

خلیفہ سوم جس کو دولت سے ہو نفرت سیم وزر ہوتے رہے
اک غنی کا کافی نمونہ سارے عثمانوں میں ہے
(حسن رہتاسی)

خلیفہ چہارم حضرت علیؓ

امیر المومنین اسد اللہ الغالب ابو تراب حضرت علی ابن ابی طالبؓ خلافت کے آسمانی منصب پر جون 656ء میں جناب الٰہی کی طرف سے فائز کئے گئے اور مورخ اسلام ابن سعد کی تحقیق کے مطابق 27 رمضان 40ھ (بمطابق 3 فروری 661ء کو انتقال فرمایا......) آپ کے جلیل القدر فرزند اور جانشین حضرت امام حسن علیہ السلام (برادر اکبر حضرت امام حسین علیہ السلام شہید کربلا) آپ کے المناک سانحہ وفات کے معاً بعد منبر پر رونق افروز ہوئے اور یہ انکشاف فرمایا کہ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کو اسی شب کو اٹھایا گیا جس میں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی روح اٹھائی گئی تھی یعنی 27 رمضان المبارک۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد مجلد ثالث صفحہ 39۔ طابع دار صادر بیروت اشاعت 1405ھ/1985ء)

آپ کی عظمت شان اور جلالت مرتبہ کا اندازہ لگانے کے لئے صرف یہ بتانا کافی ہو گا کہ شہنشاہ نبوت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو "خاتم الاولیاء" کا خطاب بخشا (تفسیر صافی) آپ کو "رابع الخلفاء" کے قابل فخر وصف سے نوازا۔

(مسند امام رضا جلد 1 صفحہ 128 "ینابیع المودۃ" جلد 3 صفحہ 172 از علامہ الشیخ سلیمان الحسینی البلخی۔ مطبوعہ بیروت) یہی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو "ہارون" سے موسوم کرتے ہوئے تبوک کی طرف روانگی سے قبل فرمایا کہ کیا تم (اس اعزاز پر) راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی منزلت ونسبت حاصل ہے جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ کی کوہ طور پر جانے کے بعد بحیثیت نائب عطا ہو الا انک لست بنبی ہاں یہ فرق ضرور ہے کہ ہارون نبی تھا مگر تم نبی نہیں۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 331 ناشر المکتب الاسلامی بیروت)

حضرت علی قرآنی ارشاد "رحماء بینھم" کا چلتا پھرتا آسمانی پیکر تھے اور حضرت عمر اور حضرت عثمان سے آپ کے عاشقانہ اور عقیدتمندانہ تعلق کا یہ نا قابل تردید دستاویزی ثبوت موجود ہے کہ معرکہ کربلا میں خاندان نبوت کے جن 72 جگر گوشوں نے جام شہادت نوش کیا ان میں آپ کے دو فرزند عمر بن علی اور عثمان بن علی تھے۔

کٹا کر گردنیں بتلا گئے یہ کربلا والے
کبھی بندوں کے آگے جھک نہیں سکتے خدا والے

("چودہ ستارے" صفحہ 177 از مورخ یگانہ تاج المتکلمین فخر الواعظین" سید نجم الحسن صاحب کراروی مطبوعہ حیدری پریس لاہور طبع اول 15 فروری 1973ء)

سلاسل تصوف کا مبارک سرچشمہ

امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ کو دنیائے تصوف میں عظیم مقام حاصل ہے کئی سلاسل تصوف آپ کے سرچشمہ فیض سے جاری ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھو کہ کس قدر خدمات میں عمر کو گزارا اور حضرت علیؓ کی حالت کو دیکھو کہ اتنے پیوند لگائے کہ جگہ نہ رہی"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 369)

سیدنا حضرت علی تقویٰ اور تعلق باللہ کے آسمان کے درخشندہ ماہتاب تھے۔ اس حقیقت کے ثبوت میں حضرت بانی جماعت احمدیہ کے مبارک الفاظ میں بطور نمونہ دو ایمان پرور واقعات ملاحظہ ہوں۔

پہلا واقعہ

"لکھا ہے کہ حضرت علیؓ ایک کافر سے لڑے حضرت علی نے اس کو نیچے گرا لیا اور اس کا پیٹ چاک کرنے کو تھے کہ اس نے حضرت علیؓ پر تھوکا۔ حضرت علی یہ دیکھ کر اس کے سینے پر سے اتر آئے وہ کافر حیران ہوا اور پوچھا کہ اے علی یہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا کہ میرا جنگ تو تیرے ساتھ خدا کے واسطے تھا لیکن جب تو نے میرے منہ پر تھوکا تو میرے نفس کا بھی کچھ حصہ مل گیا اس پر تجھے چھوڑ دیا"

"یہ ماجرا دیکھ کر کہ ان لوگوں کا اتنا باریک تقویٰ ہے اس نے کہا کہ میں نہیں یقین کر سکتا کہ ایسے لوگوں کا دین باطل ہو۔ لہٰذا وہ مسلمان ہو گیا"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 337 جلد پنجم صفحہ 609)

دوسرا واقعہ

"حضرت علی کرم اللہ وجھہ کی نسبت لکھتے ہیں کہ حضرت امام حسینؓ...... نے ایک دفعہ سوال کیا کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ہاں حضرت امام حسین علیہ السلام نے اس پر بڑا تعجب کیا اور کہا کہ ایک دل میں دو محبتیں کس طرح جمع ہو سکتی ہیں؟ پھر حضرت امام حسین علیہ السلام نے کہا وقت مقابلہ پر آپ کس سے محبت کریں گے؟ فرمایا اللہ سے"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 44)

خلیفہ چہارم شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار
لافتی۔ خیبر شکن۔ تیرے نگہبانوں میں ہیں
نقش پائے رہروان جادہ صبر و رضا
اب بھی جا کر دیکھ لو کوفہ کے میدانوں میں ہیں
(حسن رہتاسی)

باقی صفحہ 7 پر

شازیہ ظفر مجوکہ صاحبہ

مکرم ملک ظفر احمد مجوکہ صاحب کا ذکر خیر

ہمارے والد ملک ظفر احمد مجوکہ صاحب آف حویلی مجوکہ ریٹائرڈ مینیجر نیشنل بینک سرگودھا ہم کو داغ مفارقت دے کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا تو اپنے والد محترم کو ایک عبادت گزار شخص کے طور پر پایا۔ آپ ان دنوں صبح کو آفس چلے جاتے تھے۔ اور شام کو گھر واپس آ جاتے تھے۔ رات کو گھر سے باہر رہنا آپ کو پسند نہیں تھا۔ چاہے جتنے لیٹ ہو جاتے گھر ضرور آتے۔ ابا جان جب شام کو واپس آتے تھے۔ تو ہمارے ساتھ وقت گزارنے کے لئے ان کے پاس صرف دو یا تین گھنٹے ہوتے تھے۔ باوجود اس کے کہ انکے پاس ہمارے ساتھ وقت گزارنے کے لئے کم وقت ہوتا تھا۔ لیکن پھر بھی انہوں نے ہم پر اپنی شخصیت کا گہرا اثر پیدا کیا۔ ہماری رہائش گاؤں میں تھی۔ تقریباً اڑھائی تین میل کا پیدل سفر آپ کو روزانہ کرنا پڑتا تھا۔ اتنے سفر اور بیماری کے باوجود مغرب، عشاء اور فجر کی نماز بیت الذکر میں باجماعت ادا کرتے تھے۔ ہماری نمازوں کی بھی آپ کو بہت فکر رہتی تھی۔ گھر آ کر ہم سب سے فرداً فرداً نماز کے بارے میں پوچھتے تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت روزانہ کرتے تھے۔ آپ بچپن سے ہی تہجد گزار تھے۔ قرآن کریم تہجد اور فجر کی نماز کے درمیان میں پڑھتے تھے۔ زندگی کے آخری دن بھی معمول کے مطابق تہجد ادا کی اور باقی نمازیں بھی ادا کیں۔ رمضان کے روزے ہمیشہ رکھتے تھے۔ سخت گرمی کے موسم میں روزے کے ساتھ کئی کئی میل پیدل سفر کر کے دفتر سے گھر آتے تھے۔ جمعہ باقاعدگی سے پڑھتے تھے۔ جمعہ والے دن کہیں سفر پر جانا پسند نہیں کرتے تھے۔ تاکہ جمعہ کی نماز ضائع نہ ہو جائے۔ حضور کا خطبہ بھی باقاعدگی سے سنتے تھے۔ ان کی زندگی کا ابتدائی دور اور پھر آخری دور ربوہ میں گزرا۔ درمیان والا حصہ ربوہ سے باہر گزرا۔

ابتدائی دور اس لئے کہ آپ تعلیم کی غرض سے ربوہ آئے تھے اور میٹرک کے بعد واپس چلے گئے۔ یہ حضرت مصلح موعود کا دور خلافت تھا۔ آپ کو حضرت مصلح موعود سے بہت محبت تھی۔ حضور سے اپنی پہلی ملاقات کا تذکرہ کئی مرتبہ کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود کی کئی تقریریں آپ نے براہ راست سنی تھیں۔

میٹرک کرنے کے بعد آپ نے مختلف جگہ ملازمت کے لئے کوششیں کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پاس آئے۔ آپ کی دعا اور مدد سے آپ کو نوکری مل گئی۔ آپ اکثر حضور کی اس مہربانی کو یاد کر کے آبدیدہ ہو جاتے تھے۔

ابا جان کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت سے بہت محبت تھی۔ جب کبھی رسول پاکؐ یا اہل بیت کا کوئی واقعہ پڑھ رہے ہوتے تھے۔ تو ساتھ ساتھ رو رہے ہوتے تھے۔ ان کی زندگی کا آخری دن 7 محرم الحرام کا دن تھا۔ اس دن بھی حضرت امام حسینؓ کی عظیم قربانی کو یاد کر کے رو دیئے۔

آپ کو کئی مرتبہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے ساتھ دعا کرنے کا موقع ملا۔ اور دعا کے معاً بعد حضرت مولوی صاحب نے بتایا کہ میری دعا مقبول ہو گئی ہے۔

جب ہم ستمبر 93ء میں ربوہ شفٹ ہوئے تو ہم نے کرائے کے مکان میں رہائش شروع کی۔ اپنا مکان خریدنے کی خواہش دن بدن بڑھتی جا رہی تھی۔ جب بھی مکان کے متعلق کوئی بات آپ سے کرتے تھے تو آپ یہی کہتے کہ دعا کرو۔ بظاہر ہمارے پاس اتنی بڑی رقم نہیں تھی جس سے مکان خریدا جا سکتا۔ لیکن خدا کی تقدیر نے آناً فاناً گولڈن ہینڈ شیک کی سکیم جاری کروائی۔ جس کی وجہ سے ہمیں اتنی رقم مل گئی جس سے مکان خریدا جا سکتا تھا۔ ابا جان کہا کرتے تھے کہ میں دس گیارہ سال کا بچہ تھا اس وقت سے ربوہ میں اپنے گھر کے لئے دعا مانگ رہا ہوں۔ آپ نے مسلسل پچاس سال تک دعا کی اور صبر کیا۔ اور ایک دن کے لئے بھی ناامید نہ ہوئے۔ آخر کار پچاس سال سے مانگی جانے والی دعا خدا کی درگاہ سے مقبول ہو کر لوٹی تو ہمارے لئے بہترین مکان کا تحفہ لائی۔

ہمیں یہ بھی تلقین کرتے تھے کہ ہمیشہ خدا سے مانگو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فراخ رزق عطا فرمایا۔ آپ کو کبھی بھی ایک لمحے کے لئے بھی رزق کی تنگی کا احساس پیدا نہیں ہوا۔ کبھی ایسا ہوتا کہ آپ کے پاس روپے ختم ہو جاتے تو اسی دن کوئی شخص آ کر دے جاتا کہ ملک صاحب یہ وہ رقم ہے جو میں نے فلاں وقت میں آپ سے ادھار لی تھی۔ بعض اوقات آپ کو وہ رقم یاد بھی نہیں ہوتی تھی۔ تو آپ بہت خوش ہوتے کہ دیکھو میرے خدا نے میرے لئے رقم کا انتظام کر دیا ہے۔ یا پھر ہمارا کوئی نہ کوئی پرائز بانڈ نکل آتا۔ کبھی خدا نے آپ کی جیب خالی نہیں رکھی۔ آپ کی وفات سے دس دن قبل اتفاقاً گھر میں رقم ختم ہو گئی۔ تو ابا جان کا انعام نکل آیا۔ آپ نے اپنی زندگی کے آخری دن بھی خدا کی طرف سے عطا کردہ انعام سے گزارے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندگی کے آخری لمحے تک انعام عطا فرمائے۔ اسی طرح قریباً آج سے بارہ سال قبل میرے ابا جان کا نہ تو کوئی زمین خریدنے کا ارادہ تھا۔ اور نہ ہی اتنی رقم تھی۔ ابا جان کے ایک دوست نے آپ کو بلا کر کہا کہ میں نے زمین فروخت کرنی ہے۔ اور آپ ہی کو کرنی ہے آپ حیران ہو کر بولے مجھے تو زمین نہیں خریدنی اور نہ ہی میرے پاس اتنی رقم ہے۔ وہ غیر احمدی شخص اصرار کرنے لگا کہ مجھے زمین آپ کو ہی فروخت کرنی ہے۔ اس زمین کے اور گاہک بھی ان لوگوں کو ملتے تھے۔ اور وہ زیادہ رقم پر خریدنے کو تیار تھے۔ لیکن وہ زمین صرف میرے والد صاحب کو فروخت کرنا چاہتا تھا۔ یہ عجیب ماجرا تھا۔ اور خلاف عقل بات کہ ان لوگوں کو زائد نقد رقم مل رہی تھی۔ لیکن وہ زمین کم رقم پر بھی میرے ابا جان کو دینے پر تلے ہوئے تھے۔ اس طرح آپ نے بہت کم داموں پر زمین خرید لی۔ اس زمین میں سے پہلے والے مالک کو دو یا تین بوری چنے کی آمد ہوتی تھی۔ لیکن جب پہلے سال زمین کی آمد ہمارے ابا جان کے پاس آئی تو وہ 75 بوری تھی۔ اس سے اگلے سال 100 بوری کی آمد ہوئی۔ یہ بات سن کر پہلے والے مالک نے کہا ملک صاحب یہ آپ کے نصیب کا رزق ہے۔ ہمیں تو عمر بھر اتنی آمد کبھی نہیں ہوئی۔ یوں بے حساب رزق کا وعدہ خدا نے ایک مرتبہ پھر میرے ابا جان کی زندگی میں پورا کر دکھایا۔ آپ اکثر یہ بات کہتے تھے کہ میں خود زمین خریدنے نہیں گیا۔ میں تو صرف دعا کرتا تھا۔ خدا نے خود مجھے بلا کر زمین عطا فرمائی ہے۔ یوں بن مانگے اور بغیر محنت کے صرف دعا کی وجہ سے 150 ایکڑ زمین کا رقبہ پکے ہوئے پھل کی طرح ہمارے ابا جان کی جھولی میں آن گرا الحمدللہ۔ یہ کسی انسان کی چالاکی یا تدبیر نہیں تھی۔ محض خدا کا فضل تھا اور میرے محترم والد کی دعاؤں کی تاثیر تھی۔

یوں تو میرے والد کی تمام زندگی ہی خدا کے فضلوں سے عبارت تھی۔ یہاں میں چند ایک واقعات کا ذکر کروں گی۔

سروس میں آپ کو روزانہ کئی گھنٹے کا سفر کرنا پڑتا تھا۔ آپ جس بس پر بیٹھ کر جاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ اپنی سیٹ پر بیٹھے تھے۔ ایک نوجوان آیا اس نے آپ کو آگے والی سیٹ پر جانے کو کہا آپ اٹھ کر آگے چلے گئے۔ آپ مزید آگے والی سیٹ پر چلے گئے۔ بس چل پڑی تو ایک سریا بھرا ٹرک پاس سے گزرا۔ اس میں سے لوہے کا سریا اس نوجوان کے پیٹ میں گھس گیا۔ اور وہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا۔ ابا جان کو خدا نے اپنے فضل سے اس حادثے سے بچا لیا۔

ایک مرتبہ آپ ایک کوسٹر پر سفر کر رہے تھے۔ تو اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ کئی لوگ زخمی ہوئے۔ اور کئی فوت ہو گئے۔ آپ اس گاڑی میں اکیلے احمدی سوار تھے۔ اور یوں احمدیت کی برکت سے خدا نے آپ کو بچا لیا۔ اسی طرح آپ کی 30 سالہ نوکری سفر کرتے گزری۔ لیکن آپ کو کبھی حادثہ پیش نہیں آیا۔ آپ کی زندگی کا بہت سارا حصہ غیر احمدی احباب کے ساتھ گزرا۔ آپ کی پوسٹنگ مختلف شہروں میں ہوتی رہی۔ بہت غیر از جماعت نہ صرف آپ کی زندگی میں آپ کی عزت کرتے تھے بلکہ وفات کے بعد بھی بہت عزت اور محبت سے آپ کا ذکر کرتے ہیں۔

صلہ رحمی اور سخاوت

میرے ابا جان ایک صلہ رحمی کرنے والے اور نہایت ہی سخی انسان تھے۔ جب بھی کوئی غریب شخص ملنے آتا تو اس کو کچھ نہ کچھ ضرور دے کر بھیجتے۔ غریبوں سے بہت محبت سے ملتے تھے۔ اور ان کی مخفی ضرورتوں کا خیال رکھتے تھے۔

ایک مرتبہ آپ اپنے گھر کے صحن میں بیٹھے تھے کہ ایک ریچھ کا کرتب دکھانے والا آیا۔ آپ نے اس کو کچھ رقم دی۔ اس نے آپ سے پرانی قمیص طلب کی۔ آپ نے اس دن نئی قمیص پہنی ہوئی تھی۔ آپ نے جلدی سے پہنی ہوئی نئی قمیص اتار کر اس شخص کو دے دی۔

ایک مرتبہ آپ کے ایک غیر احمدی دوست کو رقم کی ضرورت تھی۔ آپ اس کو گاہے بگاہے رقم دیتے رہے۔ بڑھتے بڑھتے یہ رقم پچاس ہزار سے بھی تجاوز کر گئی۔ اس کے مالی حالات اچھے نہ رہے۔ وہ ہر بار تاخیر کے لئے معذرت کرنے لگا۔ ایک مرتبہ وہ آیا تو ابا جان نے اس سے کہا کہ میں اپنی تمام رقم تمہیں معاف کرتا ہوں۔ تم میری رقم کے لئے پریشان نہ ہوا کرو۔ یوں سمجھو کہ تم نے لی ہی نہیں تھی۔ اس شخص کے آنسو نکل آئے۔ اور وہ بار بار یہ کہنے لگا کہ ملک صاحب آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں مجھے یقین نہیں آ رہا۔ یہ رقم امیر آدمی کے لئے تو کچھ بھی نہیں۔ لیکن ہمارے جیسے گھرانوں کے لئے ایک بڑی رقم تھی۔ قریباً آج سے دس سال قبل کی بات ہے۔ اور یہ آپ کی سخاوت کی عمدہ مثال ہے۔ جو کہ آپ نے کبھی کسی کو نہیں بتائی۔ سوائے ہم گھر والوں کے۔ یہاں میں تھوڑا سا ذکر اپنے دادا محترم ملک حسن مجوکہ صاحب کا بھی کر دوں۔ میرے دادا جان کی ایک نمایاں نیکی جو علاقے بھر میں مشہور تھی وہ لوگوں کو بوقت ضرورت روپیہ یا جنس فراہم کرنا تھی۔ جب مقروض شخص میرے دادا جان کے راستے میں آ جاتا تو آپ راستہ بدل لیتے تاکہ اس کو شرمندگی نہ ہو۔ جب آپ فوت ہوئے تو متعدد لوگوں نے آپ کی رقوم ادا کرنی تھیں۔ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی اولاد کو نصیحت کی کہ اگر خود ہی وہ لوگ رقمیں واپس کر دیں تو رکھ لیں اگر نہ کریں تو ان سے یا ان کی اولادوں سے تقاضا نہ کریں۔ ہمارے ابا جان سمیت تمام ورثاء کو ان لوگوں کے متعلق علم تھا لیکن انہوں نے اپنے والد کی نصیحت کے مطابق کبھی ان سے رقوم طلب نہیں کیں۔ ابا جان نے اپنی زندگی میں کئی لوگوں کو قرضہ حسنہ دیا۔ اور کبھی کسی سے تقاضا نہیں کیا۔ آپ کو یہ نیکی اپنے والد محترم یعنی (ہمارے دادا جان) سے وراثت میں ملی تھی۔ بعض اوقات کوئی شخص ابھی پہلے والی رقم ادا نہیں کر پاتا تھا کہ اور مانگنے آ جاتا۔ تو پھر اس کو دوبارہ دے دیتے بغیر اس فرق کے کہ طلب کرنے والا احمدی ہے یا غیر احمدی آپ نے کبھی کسی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹایا۔ سوائے اشد مجبوری کے۔

خلیفہ وقت سے محبت

جب ہم نئے نئے ربوہ شفٹ ہوئے تو اچانک ایک دن ایک عورت ہمارے گھر آئی۔ ہم اس کو کچھ زیادہ نہیں جانتے تھے۔ وہ بی بی مجھ سے کہنے لگی کہ "مجھے دو دن سے روپوں کی سخت ضرورت تھی۔ میں نے بہت

دعا کی رات خواب میں مجھے مجوکہ صاحب (یعنی میرے والد محترم) نظر آئے۔ صبح میں نے یہ خواب فلاں صاحبزادی کو سنایا۔ (اس عورت نے حضرت مصلح موعود کی ایک بیٹی کا نام لیا) تو انہوں نے مجھے کہا کہ آپ مجوکہ صاحب کے پاس چلی جائیں وہ آپ کی ضرور مدد کریں گے۔ میں نے یہ بات اپنے ابا جان کو اندر جا کر بتائی۔ تو آپ نے فوراً اس کی مطلوبہ رقم جیب سے نکال کر دے دی۔ جب میں نے یہ کہا کہ ابا کیا پتہ اس عورت نے غلط بیانی کی ہو تو مجھے کہنے لگے۔ اگر اس نے غلط بیانی کی ہے تو یہ اس کی اپنی نیت کا معاملہ ہے۔ اس نے میرے امام کی بیٹی کا حوالہ دیا ہے۔ میں کیسے اس کو خالی ہاتھ لوٹا دوں۔ ہمیشہ یہی کہتے تھے کہ کیا پتہ خدا مجھے اسی نیکی کے بدلے میں رزق دے رہا ہو۔

بعض دینی خدمات

آپ لمبا عرصہ جماعت احمدیہ حویلی مجوکہ کے صدر رہے باوجود بہت بیماریوں اور اتنی سخت سروس کے جماعت کی مقدور بھر خدمت کرتے رہے۔ 1974ء کے فسادات میں کئی احمدی جو بے گناہ قید تھے ان کی ضمانتیں کروائیں۔ کئی احمدی افراد جن کے سرٹیفکیٹ اور بنک کی دستاویزات فسادات میں ضائع ہو گئیں۔ ان کو نئے کاغذات بنا کر دیئے۔ اگر آپ ایسا نہ کرتے تو ان کی رقوم ضائع ہو جاتیں۔

صدقات اور معجزانہ شفا

آپ متعدد عوارض میں مبتلا تھے۔ لیکن خدا نے آپ کو صحت والی فعال زندگی عطا فرمائی۔ عام دیکھنے والا شخص یہ نہیں جان سکتا تھا کہ آپ اتنی بیماریوں میں مبتلا تھے۔ آپ کی طبیعت میں صبر بہت زیادہ تھا۔ کبھی بھی بیماری کی حالت میں ناشکری کا کلمہ منہ سے نہیں نکالا۔ ہمیشہ صبر سے اپنی بیماری کا مقابلہ کیا۔ جب پہلی دفعہ 1990ء میں آپ کو ہارٹ کی تکلیف شروع ہوئی۔ رات کا وقت تھا۔ اور آپ کو سینے میں شدید درد تھا۔ وہاں اس وقت گاؤں میں کوئی ڈاکٹر نہیں مل سکتا تھا۔ میری امی نے ایک بکرا صدقہ کرنے کے لئے کہا۔ پھر کچھ گھنٹوں بعد دوسرا بکرا صدقہ کے لئے کہا۔ لیکن پھر بھی آپ کو افاقہ نہ ہوا۔ پھر امی جان نے تیسرا بکرا صدقہ کے لئے کہا تب صبح کی نماز کا وقت تھا۔ جیسے ہی قربانی کی گئی کچھ دیر بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا بخشی۔ تمام رات جاری رہنے والا درد یکدم ختم ہو گیا اور آپ کی طبیعت اس قدر سنبھل گئی کہ آپ صبح بغیر کسی علاج معالجے کے بنک ڈیوٹی پر چلے گئے۔ اسی طرح متعدد مرتبہ اللہ نے آپ کو معجزانہ شفا عطا فرمائی۔

انفاق فی سبیل اللہ

آپ خدا کی راہ میں بہت خرچ کرتے تھے۔ اباجان نے پانچ مرلہ زمین جماعت کو دے دی۔ جو بعد میں سات مرلہ صدر انجمن احمدیہ کے نام کروائی گئی۔ تو تعمیری ضرورت کے ماتحت ایک مرلہ زمین مزید دے دی۔ اور یوں اب مربی ہاؤس آٹھ مرلہ پر تعمیر ہو چکا ہے۔ اکثر یہ بات کرتے کہ میں نے چند مرلے زمین خدا کو دی ہے۔ خدا نے مجھے ایک کنال کا گھر ربوہ میں عطا فرمایا ہے۔

اولاد اور بہنوں سے حسن سلوک

ہم جہاں کہیں بھی جاتے ہمیں شام سے پہلے پہلے گھر واپس آنے کی تاکید کرتے۔ آپ نے کبھی بیٹوں اور بیٹیوں میں فرق روا نہیں رکھا۔ آپ کو بچوں کو مارنا پسند نہیں تھا۔ صرف زبان سے نصیحت کرتے تھے۔ میں جب کبھی باہر سے آتی تو آپ مجھ سے کھڑے ہو کر ملتے تھے۔ اور ہمیشہ واپسی پر یہ کہتے تھے کہ تمہارے جانے کے بعد میں نے تمہارے لئے بہت دعا کی ہے۔ اس طرح آپ اپنی بہنوں سے بھی بہت عزت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ ہماری بڑی پھوپھی جان اب فوت ہو چکی ہیں۔ انہوں نے ہی میرے ابا کو پالا تھا۔ اس لئے آپ ہمیشہ زندگی بھر ان کو اپنی ماں کے برابر سمجھتے رہے۔ اور ان کی آخری بیماری میں ان کا بہت خیال رکھا۔ اکثر ان کا حال پوچھنے جاتے تھے۔ اور وفات کے بعد بھی اکثر یاد کر کے رو پڑتے تھے اور ان کی وفات کے بعد ان کا چندہ ہمیشہ باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ والد محترم کو غریق رحمت کرے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے نیز ان کے محاسن اور نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34158 میں صبغت اللہ خان ولد صوفی حبیب اللہ مرحوم قوم یوسف زئی پٹھان پیشہ پنشنر عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی کراچی شرقی ضلع سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-3-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ نمبر 4/16 برقبہ ایک کنال واقع دارالیمن ربوہ مالیتی -/300000 روپے۔ 2۔ مکان نمبر R/28-33-E کورنگی کراچی مالیتی اندازاً -/400000 روپے۔ 3۔ نقد رقم -/300000 روپے۔ اور نقد رقم بصورت تمسکات -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/5500 روپے ماہوار آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد صبغت اللہ خان R-28/33-E کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 1 ملک مظفر احمد مبشر کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 2 رانا بشیر الدین کورنگی کراچی

مسل نمبر 34159 میں نوید احمد نعیم ولد محمد نعیم صاحب قوم میاں پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت ...... ساکن R-448/11-C آدم ٹاؤن نارتھ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-2-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت ٹیوشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نوید احمد نعیم R-448/11-C آدم ٹاؤن نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 1 عبدالمنان محمود نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 2 شفیق احمد شاہد نارتھ کراچی

مسل نمبر 34160 میں مبشر احمد فاتح ولد محمود فاضل مرحوم قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن النور سوسائٹی ضلع فیڈرل بی ایریا کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-7-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان نمبر R-150 بلاک نمبر 19 برقبہ 120 مربع گز واقع النور سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی مالیتی -/800000 روپے کا شرعی حصہ -/175000 روپے۔ 2۔ مکان نمبر 6 برقبہ ساڑھے سات مرلہ واقع سرگودھا روڈ محلہ فیض آباد گجرات کا شرعی حصہ -/109375 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبشر احمد فاتح النور سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر 1 سید عبدالصمد رضوی وصیت نمبر 31935 گواہ شد نمبر 2 عمران احمد قمر وصیت نمبر 27299

مسل نمبر 34161 میں ڈاکٹر محمد فرخ نواز ولد چوہدری محمد نواز ججہ قوم ججہ پیشہ ڈاکٹر عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گالوے آئرلینڈ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-12-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 آئرش پونڈ ماہوار بصورت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ڈاکٹر محمد فرخ نواز گالوے آئرلینڈ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر علیم الدین گالوے آئرلینڈ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر جاوید منان گالوے آئرلینڈ

مسل نمبر 34162 میں امتل احمد قمر زوجہ وحید احمد قمر قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فرائیڈبرگ جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-9-96 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 400 گرام مالیتی -/10615 مارک۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 جرمن مارک ماہوار بصورت جیب خرچ از خاوند مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

معلومات درکار ہیں

مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ ضلع اسلام آباد لکھتے ہیں۔ خاکسار اپنے والد محترم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی مرحوم ابن مکرم میاں حبیب اللہ صاحب (حبیب کلاتھ ہاؤس والے) اور والدہ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ مرحومہ بنت مکرم ٹھیکیدار اللہ بخش صاحب کے حالات زندگی مدون کر رہا ہے۔ اگر کسی دوست یا بہن کے پاس ان کی سیرت کا کوئی واقعہ یا تحریر ہو تو براہ کرم درج ذیل ایڈریسز پر ارسال فرمائیں۔

1۔ حنیف احمد محمود مربی سلسلہ ضلع اسلام آباد بیت الذکر گلی نمبر 8۔ F-7/3 اسلام آباد فون 051-2650446-2651260

2۔ ڈاکٹر مبارک احمد شریف صاحب مریم میڈیکل سنٹر نزد چوک یادگار ربوہ فون نمبر 04524-213944

درخواست دعا

مکرم محمد نصر اللہ جوئیہ صاحب ایم۔اے جوئیہ گوٹھ احمدیہ ضلع خوشاب لکھتے ہیں میرے والد مکرم جہانگیر محمد جوئیہ صاحب ایڈووکیٹ وسابق امیر ضلع خوشاب حال سڈنی آسٹریلیا کا گزشتہ دنوں دماغ کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم ملک اللہ بخش صاحب وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کا نواسہ اور مکرمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ ٹیچر بیوت الحمد پرائمری سکول ربوہ کا بیٹا عیون احمد سرور عرصہ چار ماہ سے سکن الرجی کی تکلیف سے بیمار ہے۔ بچہ وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کی اہلیہ کی صحت کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

مکرمہ سعدیہ کریم صاحبہ ڈیفنس لاہور سے لکھتی ہیں۔ کہ ہمارے ابو جان مکرم عبدالکریم صاحب حال کینیڈا کا گردہ اور پراسٹیٹ کا آپریشن مورخہ 10 مئی 2002ء کو ہوا ہے۔ ابھی کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا کاملہ اور درازی عمر سے نوازے۔ آمین نیز میرے تایا جان اور تائی صاحبہ کیولری گراؤنڈ لاہور بھی بیمار ہیں۔ ان کی شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان نے ایم فل ایجوکیشن میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 8 جون 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 14 مئی 2002ء

نکاح و تقریب شادی

مکرم منصور احمد مبشر صاحب دارالعلوم غربی خلیل لکھتے ہیں میری بیٹی مکرمہ عطیۃ الخبیر ثمر صاحبہ کا نکاح مکرم نجیب الرحمن اطہر صاحب ابن مکرم فضل الرحمن طاہر صاحب ساکن دارالصدر غربی ربوہ کے ساتھ بعوض مہر پچاس ہزار روپے مورخہ 11۔ اپریل 2002ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر خدمت درویشاں نے پڑھا۔ تقریب رخصتی مورخہ 13۔ اپریل بروز ہفتہ دارالعلوم غربی حلقہ خلیل میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ مکرمہ عطیۃ الخبیر صاحبہ محترم چوہدری مظفر الدین بنگالی صاحب کی پوتی ہیں اور مکرم نجیب الرحمن صاحب مکرم قاضی عبدالرحمن صاحب سابق سیکرٹری مجلس کارپرداز کے پوتے ہیں۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے اور دونوں خاندانوں کیلئے مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم چوہدری محمد اکبر آصف صاحب دارالعلوم غربی حلقہ ثناء لکھتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم سعید احمد صاحب کا نکاح مورخہ 17 مئی 2002ء بروز جمعہ قبل از نماز جمعہ بیت الذکر اسلام آباد میں ہمراہ مکرمہ مہوش طاہر صاحبہ بنت مکرم محمد ابراہیم صاحب طاہر اسلام آباد سے مبلغ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم حنیف احمد صاحب محمود مربی سلسلہ نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کو اپنی امان میں رکھے۔ اور یہ رشتہ محض اپنے فضل سے بابرکت بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر محمد اشرف شاکر صاحب مورخہ 9 اپریل 2002ء کو بعمر 72 سال وفات پا گئے۔ مرحوم کچھ عرصہ دل کے مریض رہے۔ پھر پتہ میں پتھریاں پیدا ہوگئیں۔ علاج معالجہ جاری تھا کہ اچانک پتہ کے ساتھ جگر کا کینسر ہوگیا۔ اور اسی بیماری سے اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ آپ صوم وصلوٰۃ اور نماز تہجد کے پابند تھے۔ مرحوم کی اولاد میں 9 بیٹیاں اور دو بیٹے مکرم محمد فخر الدین اکبر صاحب صدر جماعت اوچ شریف ضلع بہاولپور اور مکرم محمد بشیر الدین اطہر صاحب ہیں۔ مرحوم کی بیٹیوں میں سے ایک بیٹی مکرمہ آصفہ عمر صاحبہ مکرم محمد اکرم عمر صاحب مربی سلسلہ گوئٹے مالا کی اہلیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے۔ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

بقیہ صفحہ 1

سے زیادہ برکت عطا فرمائے۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کیلئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد اندازاً اگست 2002ء میں ہوگا۔ امیدوار کا میٹرک میں کم از کم B گریڈ ہونا ضروری ہے۔ امیدواران کو ہدایت کریں کہ وہ داخلہ کیلئے ابھی سے اپنی درخواست والد/سرپرست کی تصدیق کے ساتھ اور مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوائیں اور میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں۔ درخواست میں نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ عمر اور مکمل پتہ درج کریں۔ واقفین نو حوالہ وقف نو بھی درج کریں۔

امیدواران قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ جماعتی کتب خصوصاً سیرت النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعودؑ، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں اور خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس ربوہ میں شامل ہوں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

بقیہ صفحہ 2

کرنی شروع کردی تھیں اور جلسہ کے بعد ''ڈیلی نیوز'' اخبار نے فوٹو کے ساتھ (جس میں مکرم مظفر احمد درانی امیر و مربی انچارج مہمان خصوصی کو قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ پیش کر رہے ہیں) خبر شائع کی۔ اس کے علاوہ اخبار Uhuru, Mwananchi, Gardian, Majira نے بھی تفصیلی خبریں اور مضامین شائع کیے۔ تنزانیہ کے پرائیویٹ اور نیشنل ٹی وی نے بھی کئی بار ہمارے جلسہ کی خبریں نشر کیں ملک کے سرکاری ٹی وی، Tvt, Ctn, Ch, Ten, Uhuru, Free, اور Dtv, Zan. Tv Africa اور ٹی آر پی ریڈیو نے بھی خبریں اور تبصرے نشر کئے۔

تاثرات احباب

اس جلسہ میں کثیر تعداد میں نومبائعین اور غیر احمدی بھی شامل ہوئے۔ سب کے دل حمد وثنا سے لبریز تھے، چہروں پر خوشی تھی۔ سب احباب کا یہی تاثر تھا کہ انتظامات کے لحاظ سے، تقاریر کے حوالہ سے اور صفائی کے لحاظ سے غرضیکہ ہر پہلو سے یہ جلسہ ایک مثالی جلسہ تھا۔

بہت سے احباب نے بیان کیا کہ وہ تو پہلی دفعہ یہاں جلسہ میں حاضر ہوئے ہیں اور یہاں آکر انہیں پتہ چلا ہے کہ یہ تو دنیا ہی اور ہے۔ اسی طرح ایک نومبائع نے بتایا کہ مجھے لمبا سفر کر کے جو مشکلات پیش آئی تھیں جلسہ کے بعد میں وہ سب بھول گیا ہوں۔

الحمد للہ یہ جلسہ خدا کے فضل سے بہت ہی کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مزید نیک ثمرات پیدا کرنے کا موجب بنائے اور اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ تنزانیہ کی اس مساعی کو قبول فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 15 مارچ 2002ء)

بقیہ صفحہ 6

ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امتل احمد قمر فرائیڈ برگ جرمنی گواہ شد نمبر 1 وحید احمد قمر ولد عبدالرشید خاوند موصیہ جرمنی گواہ شد نمبر 2 عزیز احمد طاہر ولد عبدالرشید فرائیڈ برگ جرمنی

بقیہ صفحہ 4

خلافت راشدہ کے بعد عالمگیر ترقیات آنحضرتؐ کی قوت قدسیہ سے

سیدنا حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ 30 نومبر 1905ء کو جدید مہمان خانہ قادیان میں رونق افروز ہوئے اور مخلصین جماعت کو خطاب عام کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد رسالت میں مکہ مدینہ اور بعض نواح تک اسلام تھا لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں اسلام کا دائرہ بہت وسیع ہوگیا اور بہت سے امور کی تکمیل صحابہؓ کے ہاتھ پر ہوئی جو درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی کامیابی اور آپ کے دست مبارک پر ہی تکمیل تھی۔ اس کے بعد بنوامیہ اور دوسرے سلاطین کے ذریعہ ان ترقیوں میں اور ترقی ہوئی اور محمود غزنوی نے بھی ان میں حصہ لیا اور یہ سلاطین ہند جو سات سو برس تک حکمران رہے۔ کسی حد تک ان کو حصہ ملا۔ انہوں نے ایسی ایسی جگہ مساجد تعمیر کروائیں جو ہندوؤں کے مرکز تھے۔

غرض یہ سنت اللہ ہے کہ جو مامور ہو کر آتا ہے ضروری نہیں کہ سب مقاصد اس کے وقت ہی میں مکمل ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور کون ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قیصر وکسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دی گئی ہیں لیکن وہ کنجیاں آپ کے بعد حضرت عمر کو دی گئیں۔ یہ کہنا کہ وہ آپ کو نہیں ملیں غلط ہے کیونکہ اس بات کو تسلیم کرلیا گیا ہے کہ متبعین کی فتوحات اور کامیابیاں بھی دراصل متبوع ہی کی فتوحات ہوتی ہیں''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 574-575)

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم منور احمد ججہ صاحب کو بطور نمائندہ الفضل ساہیوال اور خانیوال کے اضلاع کے دورہ پر مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے بھیج رہا ہے۔

(1) توسیع اشاعت

(2) وصولی الفضل وبقایاجات

(3) ترغیب برائے اشتہارات

احباب کرام سے تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

رپورٹ فراہمی کتب برائے مستحق طلباء

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی نظامت امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مستحق طلباء و طالبات کو کتب فراہم کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ 761 مستحق طلباء و طالبات کو مختلف کلاسز کی کتب فراہم کی گئیں۔ جن کی مالیت تقریباً ایک لاکھ روپے بنتی ہے۔ اس سلسلہ میں مکرم ناظم صاحب امور طلباء ان کے نائبین اور معاونین نے بہت محنت سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور خدمت دین کی توفیق بخشے۔

خالص شربت

بادام۔انار۔صندل۔بزوری اور بنفشہ نیز عرقیات

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

Ph: 04524-212434 FAX :213966

عطیہ خون بھی عبادت بھی

(شعبہ خدمت خلق ربوہ)

مشورہ مفت

دانتوں کے ماہر معالج

شریف ڈینٹل کلینک

اقصیٰ روڈ ربوہ۔

فون نمبر 213218

جرمن ولوکل ہومیو پیتھک ادویات

جرمن ولوکل ہومیو پیتھک ادویات' مدر ٹنکچرز' پوٹینسیاں' بائیو کیمک ادویات' سادہ ٹکیاں' گولیاں' شوگر آف ملک وغیرہ رعائتی قیمتوں پر دستیاب ہیں۔ نیز 117 ادویات کے جرمن پوٹینسی سے تیار شدہ بریف کیس دستیاب ہیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ۔ فون 213156

اے اینڈ اے رینٹ اے کار

ہر قسم کی گاڑیاں اور ویگنیں کرایے پر دستیاب ہیں۔

فسٹ فلور گولڈن پلازہ ماڈل ٹاؤن لنک روڈ لاہور 5865500 - 0300-9418223

SHARIF JEWELLERS

RABWAH 212515

Al Rehman Electronics Workshop.

Deals in all kind of Electronics and Repairs Specialist in Digital Receivers.

110.Basement. C.Blok Bank Squire Model Town Lahore.

0300-9427487

نورتن جیولرز

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ

ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ

فون دکان 213699 گھر 211971

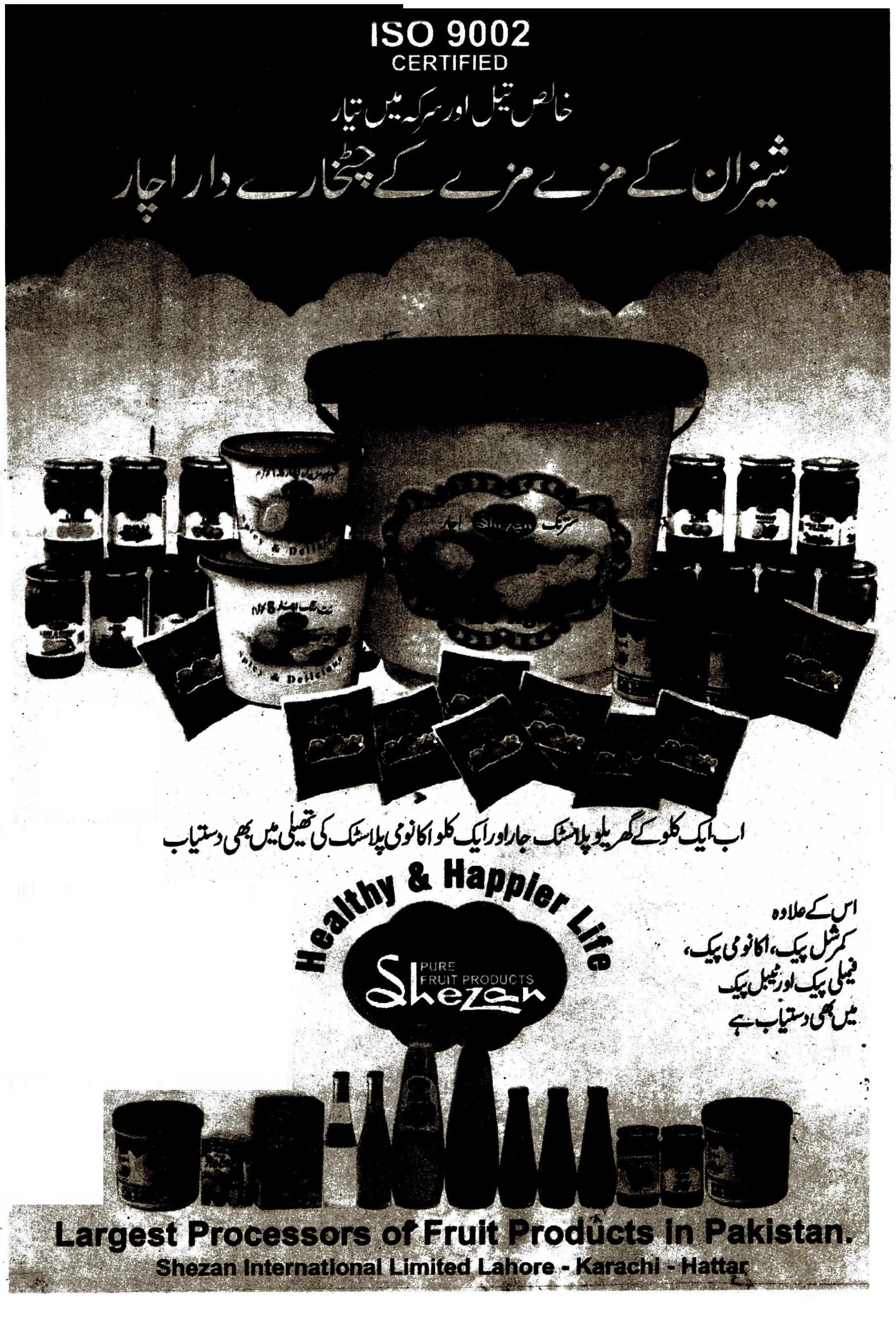

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61